بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۰ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۵ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۰ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ امان حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار اور گلے کے پٹھوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج ۵ بجے شام بذریعہ کار حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب بسلسلہ بھرتی ضلع گجرات کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔

آج دو بجے بعد دوپہر جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے بہت سے اصحاب کو اپنے صاحبزادہ سید مسعود مبارک احمد شاہ صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ خدا تعالےٰ یہ تقریب بابرکت...

روزنامہ الفضل قادیان ۵ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے متعلق بحث کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟

(از ایڈیٹر)

جب سارا زمانہ حتیٰ کہ امت محمدیہ بھی اصلاح کی محتاج ہو۔ اسلام سے برگشتہ ہو چکی ہو۔ صراط مستقیم کھو چکی ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کی مخلوق کی اصلاح کے لئے مبعوث کئے جانے کا مدعی بھی موجود ہو۔ جو اپنی صداقت میں دلائل اور واقعات پیش کرتا ہو۔ حتیٰ کہ خدا تعالےٰ اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شہادتیں بھی اسکی تائید کر رہی ہوں۔ اسکے متعلق غور و فکر سے کام نہ لینا اور اسے قبول کرنے کی اہمیت کو نہ سمجھنا۔ نرم سے نرم الفاظ میں انتہاء درجہ کی لاپرواہی اور کوتاہی کا مرتکب بنا دیتی ہے۔ اور بالآخر گمراہی کے ایسے گڑھے میں گرا دیتی ہے جس سے نکلنا محال ہو جاتا ہے۔

معاصر "ہند" کلکتہ نے اپنے ایک دوسرے پرچہ میں لکھا ہے۔ "کیا خدا اپنے بندوں کی گمراہی پسند کرتا ہے۔ آپ ہم بھی کہیں گے۔ ہرگز نہیں۔ خود خدا بھی قرآن میں فرما چکا ہے کہ لا یحب لعبادہ الکفر۔ خدا اپنے بندوں کے لئے کفر یعنی گمراہی پسند نہیں کرتا"۔

قطع نظر اس سے کہ قرآن کریم کی آیت ان الفاظ میں نہیں۔ جو "ہند" نے پیش کئے بلکہ اس طرح ہے۔ کہ ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر سوال یہ ہے کہ آج کل ساری دنیا گمراہی اور ضلالت کے سمندر میں ڈوبی جا رہی ہے یا نہیں اور مسلمان کہلانے والوں کی حالت بھی بد سے بدتر ہو رہی ہے یا نہیں۔ اگر ہو رہی ہے تو پھر وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ گمراہی کو دور کرنے کے لئے اب کسی مصلح کو نہ بھیجے۔ جس طرح وہ ہمیشہ سے بھیجتا چلا آیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو خدا تعالےٰ سے علم پا کر اپنی امت کو یہ بشارت بھی دی تھی۔ کہ جب اس پر ظلمت اور تاریکی کی گھٹائیں چھا جائیں گی۔ تو خدا تعالےٰ المسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا۔ کیا یہ بشارت بھی غلط ہو گئی۔ نعوذ باللہ

پھر کسی مصلح کو مبعوث کرنے کے متعلق خدا تعالےٰ نے اپنی یہ سنت نہایت واضح اور روشن الفاظ میں بیان فرما رکھی ہے۔ کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی جب تک ہم کسی رسول کو دنیا میں مبعوث نہ کر لیں عالمگیر عذاب نازل نہیں کرتے۔ اس سنت اللہ کا ذکر خود "ہند" نے اپنے ۱۲ مارچ ۱۹۴۵ء کے پرچہ میں بایں الفاظ کیا ہے۔

"قرآن میں کئی اور آیتیں ہیں جن میں فرمایا گیا ہے۔ کہ ہم کسی آبادی کو تباہ نہیں کرتے۔ جب تک ہدایت کا پیام اپنے کسی پیامبر کے ہاتھ اس کے پاس بھیج نہیں دیتے۔ اور ہم کسی آبادی کو برباد نہیں کرتے۔ جب تک اس کے لوگ اصلاح اور اچھائیاں کرتے رہتے ہیں"

اب ذرا دیکھئے تو۔ موجودہ جنگ عظیم کیسی کیسی ہولناک تباہیاں دنیا پر لا رہی ہے اور کس کس رنگ میں زمین کو تہ و بالا کر رہی ہے۔ آدم کی اولاد ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کیسے کیسے خوفناک حربے استعمال کر رہی ہے۔ اور کیسے کیسے خطرناک آلات چلا رہی ہے۔ پھر یہ تباہیاں سارے عالم پر محیط ہیں۔ اور ہر چیز خواہ جاندار ہو۔ یا بے جان ہلاکت اور بربادی کا نشانہ بن رہی ہے۔ پہاڑ اڑائے جا رہے ہیں۔ جنگل روندے جا رہے ہیں۔ سمندر کھنگالے جا رہے ہیں۔ آبادیاں ویران کی جا رہی ہیں وادیاں اجاڑی جا رہی ہیں۔ اور انسان اور حیوان موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اتنی بڑی تباہی آج تک دنیا نے کبھی نہیں دیکھی۔ ایک طرف ان دہشت انگیز حالات کو رکھئے۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کے اس قانون اور سنت پر غور کیجئے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر بتائیے کہ یہ سنت پوری ہوئی یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اور اگر پوری ہو چکی ہے۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس زمانہ میں جس انسان نے خدا کا رسول ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور جسے خدا تعالےٰ نے کامیابی پر کامیابی عطا فرمائی۔ اور اپنی نشانات سے اس کی صداقت ظاہر کی۔ اس کے متعلق نہ صرف خود تحقیق کی جائے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کی دعوت دی جائے۔ نہ کہ یہ کہہ کر ان کو مایوس کیا جائے۔ خدا تعالےٰ کی سنت کے منکر اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کو پیٹھ پیچھے پھینک دینے والے بنایا جائے۔ کہ "حضرت عیسےٰ آسمان سے اتریں گے یا نہیں۔ کیسی احمقانہ بحث ہے۔ امام مہدی اگر آئیں گے تو جب آئیں۔ اور حضرت عیسےٰ اگر آسمان سے اتریں گے تو جب اتریں۔ اس وقت یہ بحث ہونا چاہیئے۔ نہ کہ آج جب کہ معلوم نہیں کتنے سو۔ کتنے ہزار۔ اور کتنے لاکھ برس کے بعد دنیا ان دونوں مقدس ہستیوں سے سرفراز ہو گی"۔

اصل حقیقت یہ ہے جس کا ذکر خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں بنی اسرائیل کے تذکرہ میں اس طرح فرمایا ہے۔ کلما جاءھم رسول بما لا تھویٰ انفسھم فریقاً کذبوا وفریقاً یقتلون جب خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا ہے۔ تو چونکہ وہ ایسی باتیں پیش کرتا ہے۔ جو لوگوں کی خواہشات کے خلاف ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ اس سے نفرت کرتے۔ اور اسے ناقابل التفات قرار دیتے ہیں۔ یا تو اسے جھوٹا کہہ کر مونہہ پھیر لیتے ہیں۔ یا پھر اسکے دلائل کا کوئی جواب نہ بن آنے کی وجہ سے اسے قتل کر دینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ یہی صورت موجودہ زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیش آ رہی ہے۔ چونکہ اس مسیح اور مہدی کی آمد کا انتظار کرتے کرتے جس کے متعلق مسلمانوں نے بالکل غلط اور بے بنیاد امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں ناامید ہو چکے ہیں۔ اور ان کی یہ ناامیدی مایوسی کی انتہائی حد کو پہنچ چکی ہے۔ اس لئے اب وہ عام مسلمانوں کے ذہنوں سے ہی یہ بات نکال دینا چاہتے ہیں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

کہ مسیح موعود اور مہدی معہود آنے والا ہے۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے وہ اس بات کی بھی کوئی پروا نہیں کرتے۔ کہ مسلمان جو حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدی کی آمد کی امید پر جی رہے تھے۔ وہ کیا کرینگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کو غلط اور ناقابل اعتبار قرار دینے کا وبال کس پر پڑیگا۔ اور قرآن کریم کی پیشگوئیاں جو آخری زمانہ اور مسیح موعود کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں جھٹلانے کا کیا نتیجہ ہوگا ہر وہ شخص جس کے دل میں کچھ بھی خوف خدا ہے۔ اسے اس نہایت ہی خطرناک فعل سے باز رہنا چاہیئے۔ اور جو اب بھی باز نہ رہنا چاہیں۔ انہیں سن لینا چاہیئے۔ کہ ان کی اس قسم کی سعی نامسعود بھی اس زمانہ کے مصلح اور مسیح موعود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ کیونکہ آپ اعلان فرما چکے ہیں۔ اور بڑے ہی زوردار الفاظ میں فرما چکے ہیں۔ کہ

"ہر ایک مخالف یہ یقین رکھے۔ کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچیگا۔ اور مریگا۔ مگر حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔ جس قدر مولوی اور ملاں ہیں۔ اور ہر ایک اہلِ عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے۔ وہ سب یاد رکھیں۔ کہ اس امید سے وہ نامراد مریں گے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اترتے دیکھ لیں۔ وہ ہرگز ان کو اترتے نہیں دیکھیں گے۔ یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائینگے۔ اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑینگے۔ کیا یہ پیشگوئی نہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ پوری نہیں ہوگی۔ ضرور پوری ہوگی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہوگی۔ تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مرینگے۔ اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اترے گا۔ اور پھر اگر اولاد کی اولاد ہوگی۔ تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لینگے۔ اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۵)

اب صاف اور سیدھی راہ یہی ہے۔ کہ جسے خدا تعالیٰ نے مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ اور جس کے سوا آج تک اس منصب کا نہ تو کوئی مدعی کھڑا ہوا ہے۔ اور نہ کسی نے اپنی صداقت منہاج نبوت پر ثابت کی ہے۔ اسے قبول کر لیا جائے۔ کیونکہ اب تو اسکی یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ کہ جو لوگ مجھے قبول نہ کرینگے انہیں کوئی اور بھی مسیح نہیں ملے گا۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اب مسیح کی آمد کا ہی انکار کیا جا رہا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اعلان

اخبار الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۴۵ء کی مطبوعہ ڈائری میں محلہ دارالبرکات کے پریذیڈنٹ صاحب کے ہاں کسی شادی کے موقعہ پر فلمی گانے اور ناچ کی شکایت کا ذکر شائع ہوا ہے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ اس شکایت کی تحقیقات کے لئے میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب کو مقرر کیا ہے۔ اس تحقیقات سے فلمی گانے اور ناچ کے متعلق جو شکایت کی گئی تھی۔ وہ تو درست ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن بعض اور قابل اعتراض اور غیر محتاط امور کا پتہ لگا۔ جن کے سلسلہ میں میں نے متعلقہ افراد کو مناسب سزا دی ہے۔ اگرچہ میری ڈائری میں پریذیڈنٹ صاحب کا نام نہیں۔ لیکن غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے خلاف ڈائری میں مندرجہ شکایت پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔ اور جن دوسرے قابلِ اعتراض امور کا ارتکاب اس موقع پر جمع ہونے والی بعض مستورات سے ہوا۔ وہ پریذیڈنٹ صاحب کی غیر حاضری میں ہوا۔ علم ہونے پر ان کا اظہارِ ناپسندیدگی کرنا ثابت ہے۔ خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

تحریک چندہ کالج میں حصہ لینا ہر مذہب و ملت کے احباب کا حق ہے

ہماری جماعت کے ایک معزز دوست کی تحریک پر ایک غیر احمدی دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کالج کے لئے -/۵۰ روپے کی رقم پیش کر کے دعا کی درخواست کی۔ تو اس پر حضور نے بعد دعا و جزاکم اللہ تحریر کرنے کے ارشاد فرمایا۔ کہ

"کالج چونکہ ہندو مسلمان۔ عیسائی سب کے لئے ہے۔ اس لئے اس کے لئے چندہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس وقت تک بیس کے قریب غیر احمدی ہندو۔ سکھ لڑکے داخل ہو چکے ہیں۔ اس لئے (احباب) اپنے دوسرے دوستوں سے بھی چندہ کی تحریک کریں"۔ اگرچہ اس وقت تک بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کی طرف سے بعض رقوم چندہ اس مد میں موصول ہو چکی ہیں۔ جن میں بعض بڑی بڑی رقمیں بھی ہیں۔ لیکن غالباً اکثر احباب کو حضور کے اس ارشاد سے آگاہی نہیں ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے اس کو شائع کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

غور سے پڑھیں

(۱) "تحریک جدید" اور "ترجمۃ القرآن" کا چندہ ۱۵ اپریل تک مرکز میں داخل کر لینا "سابقون اولون" میں شامل ہونے کا حق لینا ہے۔

(۲) "تحریک جدید" کا ہر چندہ خواہ تحریک جدید دفتر اول کے گیارھویں سال کا ہو۔ یا دفتر دوم کے سال اول کا ایک ماہ کی آمد ہو۔ یا "ترجمۃ القرآن" کا چندہ مردوں کی طرف سے ہو۔ یا عورتوں کی طرف سے ہو۔ یا عورتوں کی طرف سے "زنانہ سکول سالٹ پانڈ" کا چندہ ہو۔ ان تمام چندوں کے ارسال کرتے وقت اسم وار تفصیل کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ رجسٹروں میں صحیح اندراج کے علاوہ چندہ دینے والے احباب کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے بھی پیش ہو سکیں۔ اگر کسی جماعت کا کوئی عہدہ دار اسم وار تفصیل نہ دیگا۔ تو ظاہر ہے کہ "فنانشل سکرٹری تحریک جدید" ایسے نام پیش کرنے سے قاصر رہے گا۔ پس تمام عہدہ دار بیمہ یا منی آرڈر تحریک جدید کے ہر چندہ کی اسم وار تفصیل دیا کریں۔ ہر وعدہ کرنے والا مجاہد اپنے "سابق بالخیرات کے حق" کو لینے کے لئے پوری جدوجہد کرے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

زود نویسوں کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور ملفوظات وغیرہ قلمبند کرنے کے لئے دو مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ مولوی فاضل پاس نوجوانوں کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

(۱) جن جماعتوں نے ابھی تک نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع نہیں بھجوائی۔ وہ براہ مہربانی فوری توجہ فرمائیں۔ اور بہت جلد انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ انتخاب کی اطلاع میں مندرجہ ذیل تصدیقات شامل ہونی ضروری ہیں:۔ (۱) یہ کہ انتخاب جماعت کے مشورہ سے متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے (جیسی صورت ہو) ہوا ہے۔ (۲) یہ کہ نمائندگان منتخب شدہ کے ذمہ کوئی چندہ بقایا نہیں۔ بغیر ان تصدیقوں کے ٹکٹ نمائندگی جاری نہیں ہو سکتا۔

(۲) ایجنڈا کی جو کاپیاں جماعتوں کو بھجوائی گئی ہیں۔ وہ نمائندگان براہ مہربانی اپنے ہمراہ مشاورت پر لائیں۔ کیونکہ ایجنڈا بوجہ کمیابی و گرانی کاغذ بہت کم تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اور یہاں سے مزید کاپی مہیا نہیں کی جا سکے گی۔

(۳) لجنات اماء اللہ کے ایجنڈا میں مندرجہ امور کے بارہ میں اپنی اپنی آراء سیکرٹری "مجلس مشاورت" کے پتہ پر بھجوا دیں۔ یہ آراء مجلس مشاورت میں مشورہ کے وقت پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

جو وقف بہ نصرت الٰہی قربانی نہیں کر سکتا وہ اور کیا کرے گا؟

ہر احمدی اپنے فارغ اوقات میں سے کچھ ایام وقف کرے۔ تا اسے ایک نظام کے ماتحت تبلیغ پر بھیجا جا سکے۔ آخری تاریخ ۳۰ مارچ (ناظر دعوت و تبلیغ)

قیام شریعت کا پہلا قدم

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

قیام شریعت جماعت احمدیہ کا فرض اولین ہے۔ لیکن اس قیام سے پہلے شریعت اسلامیہ کے مختلف شعبوں کا علم حاصل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ بغیر علم کے عمل نہیں ہو سکتا۔ اس امر میں سب سے ادنےٰ اور کمتر بات یہ ہے۔ کہ ہماری بات چیت سے بھی ظاہر ہوتے رہنا چاہیئے۔ کہ ہم باشرع مسلمان ہیں۔ نہ کہ نام کے۔ مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ کہ اس باب میں ہم نے وہ ترقی نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی۔ خصوصاً نوجوان تعلیم یافتہ طبقے نے اس طرف زیادہ خیال نہیں فرمایا۔ ورنہ یہ بات پہلا زینہ تھی متشرع بننے کا۔ ہم سے پہلے زمانہ میں جو مسلمان تھے کم ازکم ان میں ایسی بہت سی باتیں رائج تھیں۔ جس سے سوسائٹی میں اللہ تعالےٰ کے نام کی بہت قدر معلوم ہوتی تھی۔ آج کل کے نوجوانوں میں ظاہری اسلامی شکل بھی مفقود ہوتی جاتی ہے۔ چہرہ کی ہیئت سر کی وضع۔ لباس کی قیود اور طہارت کا خیال دھندلا پڑتا جاتا ہے۔ اب بڑھے اور پرانے لوگوں کی زبان سے کھانے سے پہلے بسم اللہ بعد میں الحمد للہ سنا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بچے کو دودھ پلاتے وقت بھی پرانے فیشن کی عورتیں ان الفاظ کو کہنا ضروری سمجھتی ہیں۔ مگر وُہ نوجوان جو قیام شریعت کے الفاظ کو ہر جگہ بشد و مد بیان کرتے ہیں۔ ان کو کھانے کے وقت ایسے الفاظ مونہہ سے باآواز بلند نکالتے بھی شرم آتی ہے۔

اسی طرح چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا۔ اور جواب میں یرحمک اللہ اور جواب الجواب میں یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہنا بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ حالانکہ شریعت کے قیام اور احیاء دین کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ ہم پر تو فرض تھا کہ وعدہ کے وقت انشاء اللہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنتے یا بولتے وقت درود آتے جاتے ملتے جلتے وقت اور گھروں میں داخل ہوتے ہوئے پکار کر سب کو السلام علیکم۔ دوا پیتے پلاتے وقت اللہ شافی اللہ کافی بلند آواز کے ساتھ اپنی زبان سے ادا کرتے۔ اور خدا کا نام جو دنیا سے مٹتا جاتا ہے۔ اسے ان الفاظ سے روشن اور زندہ کرتے۔ اسی طرح دعا کے طور پر حسبک اللہ۔ رخصت کے وقت اوصیک بتقوی اللہ کے الفاظ سفر کو جاتے وقت یا کسی شہر میں داخل ہوتے وقت مخصوص مسنون دعائیں اکثر لوگوں کو یاد تک نہیں ہیں مصافحہ تو خیر رائج ہے۔ کیونکہ انگریز کرتے ہیں۔ مگر معانقہ بہت برُا سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ بھی ثابت ہے۔

اسی طرح عورتوں میں بچوں کی ایسی مشہور لوریاں جن میں حسبی ربی جل اللہ۔ مافی قلبی غیر اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ وغیرہ فقرات آتے ہیں معدوم ہوتی جاتی ہیں۔ اور مزاج پوچھنے پر بجائے الحمد للہ یا اللہ کا بڑا شکر اور احسان ہے وغیرہ کے الفاظ کے "اچھا ہوں" وغیرہ فقرات سننے میں آتے ہیں۔ بیمار کی عیادت کو جاتے ہیں۔ تو بجائے مسنون الفاظ کے اور ہی باتیں ہوتی ہیں۔ توبہ۔ استغفر اللہ سبحان اللہ کا پبلک رواج کم ہو گیا ہے۔ عیدین کی تکبیریں جو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے جانے کا حکم ہے۔ ان کو یا تو اس قدر آہستہ کہا جاتا ہے۔ کہ کہیں کوئی غیر مذہب والا سنکر ہنسی نہ کرے۔ یا شائد خود ہی بلند آواز کے ساتھ ان تکبیروں کے کہنے سے جی شرماتا ہے۔ گھروں میں آتے ہوئے اذن لینا۔ بزرگوں کو یاد کرتے وقت رحمۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا علیہ السلام حسب مراتب اپنی زبان سے کہنا اب پرانا فیشن ہوتا جاتا ہے۔ صبح آنکھ کھلتے ہی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آوازیں بچوں اور بڑوں کے مونہہ سے نکلنے کی بجائے "چائے تیار کر دو" کا وظیفہ سننے میں آتا ہے بطور شریعت کے پاسبان کے ہم کو توچاہیئے۔ کہ ویلکم کی جگہ اھلاً و سھلاً و مرحباً کہنے کی عادت ڈالیں۔ انگریزی تک میں خط لکھیں۔ تو بسم اللہ نحمدہ ونصلی اور السلام علیکم ضرور لکھا کریں۔ "شکریہ" کی جگہ جزاکم اللہ ہمارا شعار ہو۔ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہا کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت کی آوازیں صبح کے وقت ہمارے گھروں میں سے گونجتی ہوئی نکلیں۔ کوئی جائے تو خدا حافظ کہنا اور رنج وغم کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا ہمارا معمول ہو۔ خطبہ یا لیکچر سے پہلے نحمدہ ونصلی۔ اعوذ۔ بسم اللہ یا رب شرح لی صدری ..... کے الفاظ ہمارے مونہہ سے نکلیں۔ اب نہ تو یا اللہ خیر کی آوازیں کان میں پڑتی ہیں۔ نہ بارک اللہ اور معاذ اللہ کی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی چیز محبوب ہو۔ تو اس کا ذکر اکثر اس کی زبان پر کسی نہ کسی بہانہ سے آجاتا ہے۔

لیکن جو قوم خدا کے دین اور خدا کی شریعت کو زندہ کرنے کھڑی ہو اور اس کی نوعمر ذریت میں خدا کے نام کا بالجہر لیا جانا کم ہونے لگے اور ان کے مونہہ سے شریعت کے مقرر کردہ الفاظ ہی سننے میں نہ آئیں۔ تو وُہ اور زیادہ اہم حصہ قیام شریعت کا کس طرح پورا کر سکے گی؟ پس ہمارے نوجوانوں کو خدا کا کام کرنے کے ساتھ خدا کے نام کو بھی بلند کرنا چاہیئے۔ اور قدیم اسلامی طریقہ کی پیروی میں اس نام کو بار بار اور ہر موقعہ پر اپنے کلام میں لانا ضروری سمجھنا چاہیئے تاکہ یہ مبارک نام ہمارے اندر بحیثیت قوم کے رچ جائے۔ اور پھر اعمال شریعت کی صورت میں باہر آوے۔

ستیارتھ پرکاش اور گاندھی جی

بانی آریہ سماج کی کتاب ستیارتھ پرکاش کو جو بھی سمجھدار اور منصف مزاج انسان پڑھیگا۔ وُہ اس میں لکھی ہوئی مقدس ہادیان مذاہب کے خلاف دلآزار باتوں کو پڑھ کر یہی کہیگا۔ کہ ہندوستان چونکہ تمام مذاہب کی نمائش گاہ ہے۔ اس لئے ملک کے امن و اتحاد کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ اس کتاب کا وہ حصہ تبدیل کر دیا جائے۔ جس میں ہادیان مذاہب اور آسمانی کتب کے خلاف درشت کلامی کی گئی ہے۔ اس وقت ایک نہیں بیسیوں انسان جو کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اس کتاب کا مذموم حصہ تبدیل کر دینا چاہیئے۔ گاندھی جی نے جن کو نہ صرف سناتن دھرمی اپنا لیڈر مانتے ہیں۔ بلکہ آریہ سماجی بھی انہیں اپنا لیڈر سمجھتے ہیں اس کتاب کے متعلق جو رائے دی ہے۔ اسے سنسکرت زبان کے ویدک دھرمی ہفتہ وار اخبار "سنسکرت" فیض آباد نے شائع کیا ہے۔ جس کا لفظ بلفظ ترجمہ درج ذیل ہے۔ اخبار مذکور نے ۱۳ فروری ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں لکھا ہے

"سندھ کی حکومت نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس پر جو پابندی لگائی ہے۔ اسے مذہب میں دست اندازی مانتے ہوئے مہاتما گاندھی نے کہا ہے۔ کہ اس کتاب میں دوسرے مذاہب پر جس قدر بھی اعتراضات کئے گئے ہیں وہ سب حصہ کتاب سے نکال دینا چاہیئے۔ اور اسکے بعد سدھار خیال کے آریہ سماجیوں کو اس کتاب میں اپنے دیگر اصولی مسائل ملا کر اس کتاب کو بڑھا لینا چاہیئے۔"

اس سے صاف ثابت ہے کہ بقول مہاتما گاندھی اس کتاب کا وہ مذموم حصہ جس سے لاکھوں بلکہ کروڑہا انسانوں کے سینے زخمی ہو رہے ہیں۔ بدلنا اور کتاب سے نکال دینا ضروری ہے۔ [illegible]

ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ

رسالہ ہٰذا کے مطالعہ سے ستیارتھ پرکاش۔ آریہ سماج اور بانی آریہ سماج کے متعلق بہت سی مفید معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔ اس میں ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے سوال پر بحث کرتے ہوئے مسلمانوں کو بتایا ہے۔ کہ کن تجاویز کو عملی جامہ پہنانے سے ستیارتھ پرکاش کی اشاعت روکی جاسکتی ہے۔ اور وہ کیا طریق ہے۔ جو مسلمانوں کو اختیار کرکے آریہ سماجی زہر کا مداوا کرنا چاہیئے۔

اخبار انقلاب لاہور نے اس پر ان لفظوں میں ریویو کیا تھا کہ "ملک فضل حسین صاحب کی اس مختصر سی کتاب میں ستیارتھ پرکاش کے متعلق ایسی اہم معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ جو اس معاملے سے خاص شغف رکھنے والوں کے سامنے بھی نہیں ہونگی مذہبی مباحث سے دلچسپی رکھنے والے تمام احباب اگر اسے کم ازکم ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ تو یقیناً ان کے علم و نظر میں بڑا قیمتی اضافہ ہوگا۔"

حجم ۱۱۲ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت ۱۰ / حصہ دوم حجم ۲۲۴ صفحات قیمت ۸/

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت قادیان

ایک احمدی مجاہد ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی کی چار سالہ مشکلات کی دردناک داستان

احمدی نوجوانوں کی خصوصیت

احباب کرام کو علم ہے۔ کہ تحریک جدید کے مجاہدین میں ایک مکرم ملک محمد شریف صاحب بھی ہیں۔ جو جنگ کے شروع ہونے کے ایام میں اٹلی میں تھے۔ اٹلی جب جنگ میں شریک ہوگیا تو وہ گرفتار کر لئے گئے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک ان کے حالات کا کوئی علم نہ ہوسکا۔ حال میں اتحادی فوجوں نے جب اٹلی کے بعض علاقوں کو آزاد کرایا۔ تو ملک صاحب کو بھی رہائی نصیب ہوئی۔ اب ان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا عریضہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی چار سالہ قید کے ایام کے بعض حالات لکھے ہیں۔ احباب، ان کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قوت قدسیہ اور تاثیر روحانی نے جماعت کے نوجوانوں کے اندر فدائیت کا ایسا رنگ پیدا کر دیا ہے۔ کہ وہ اس عمر میں جبکہ دوسری اقوام کے نوجوان عیش و عشرت اور کھیل کود میں مصروف ہوتے ہیں احمدی مجاہد خدا کی راہ میں استقلال کے ساتھ ہر قسم کی مصائب برداشت کرتے ہیں۔ اور اسے اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

روم کے سب سے بڑے جیل خانہ میں

محترم ملک صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۲ جون ۱۹۴۰ء کی صبح کو اٹالین پولیس کے دو آدمی ان کے مکان پر آئے اور انہیں تھانہ میں لے گئے۔ چونکہ کہا یہ گیا تھا کہ چند منٹ کے بعد وہ واپس آجائیں گے۔ اس لئے وہ اپنے معمولی لباس میں ہی ان کے ساتھ ہو لئے۔ مگر تھانہ پہنچنے پر انہیں بتایا گیا۔ کہ انہیں روم کے سب سے بڑے جیل خانہ ریجینا چیلی میں رہنا ہوگا۔ انہوں نے درخواست کی۔ کہ ان کی قیام گاہ سے ان کا ضروری سامان منگوا دیا جائے۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ انہیں ایک بدمزاج اور بدتمیز سارجنٹ کی تحویل اور بہت سے اوباش لوگوں کے ساتھ ایک بند گاڑی میں جیل خانہ پہنچا دیا گیا۔

جیل میں انسانیت سوز سلوک

جیل خانہ میں جو سلوک اطالوی حکام کرتے وہ نہایت ہی شرمناک تھا۔ ہر شخص کو مادر زاد برہنہ کر کے تلاشی لی جاتی۔ اور اگر کوئی اس کے خلاف آواز اٹھاتا۔ تو اسے فحش گالیاں دی جاتیں اور سخت پیٹا جاتا۔ چھوٹے چھوٹے نہایت غلیظ کمروں میں چھ چھ سات سات آدمی بھر دیئے گئے۔ جو کپڑے استعمال کے لئے دیئے گئے۔ وہ سخت گندے تھے۔ اور چارپائیوں میں بھی طرح طرح کے کیڑے تھے۔ حوائج ضروریات بھی کمرہ میں ہی پوری کی جاتیں۔ تیرہ روز تک جیل کے اندر سخت تکلیف میں گذارے میں نماز پڑھتا تو اطالوی سپاہی تمسخر کرتے اور مذاق اڑاتے۔ آخر ایک کیمپ میں تبدیل کیا گیا۔ مگر وہاں لے جانے کا طریق سخت ہتک آمیز تھا۔ اخلاقی مجرموں کے ہمراہ ہتھکڑی لگا کر روم کے سٹیشن پر لے جایا گیا۔ بہت سے لوگ جو مجھے جانتے تھے۔ میری اس حالت پر حیران رہ گئے۔ وہ ڈبہ جس میں قیدی تھے۔ ایک جگہ گاڑی سے علیحدہ کر کے کئی گھنٹے دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا۔ گرمی سخت تھی۔ مگر پانی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ بول و براز بھی ہتھکڑی سمیت کرنا پڑتا۔ جبکہ سپاہی بھی پاس ہی کھڑے ہوتے۔

سول قیدیوں کے کیمپ میں

۲۶ جولائی کو سول قیدیوں کے ایک کیمپ میں جگہ ملی۔ وہاں جو خوراک ملتی تھی۔ مجھے شبہ تھا۔ کہ یہ اسلامی اصول کے مطابق نہیں۔ لہٰذا اسے ترک کر کے سوکھی روٹی اور پانی پر گذارہ کرتا رہا۔ بار بار درخواستوں بلکہ سوس قنصل کی معرفت کوشش کرنے کے باوجود میری کتابیں اور سامان مجھے نہ دیا گیا۔ تیرہ ماہ اس کیمپ میں گذارے۔ خوراک کی خرابی نے صحت کمزور کر دی اس کے باوجود رمضان کے روزے رکھے۔

ایک گاؤں میں نظر بندی

یہاں سے میری درخواست پر مجھے بطور سول قیدی صوبہ پیکیارا کے ایک پہاڑی گاؤں میں نظر بند کر دیا گیا۔ سخت سردی کے موسم میں وہاں پہنچا۔ تو کئی روز تک زمین پر بغیر بستر کے سونا پڑا۔ کچھ عرصہ بعد مقامی نمبردار نے کھانے اور رہائش کا خاطر خواہ انتظام کر دیا۔ یہاں دو وقت تھانہ میں حاضری دینے کے لئے جانا پڑتا تھا۔ پولیس سارجنٹ سخت بدمزاج تھا۔ ہر ایک سے فحش کلامی کرتا۔ میں نے اس پر احتجاج کیا۔ تو میرے خلاف جھوٹی رپورٹ کر کے وہاں سے پھر ایک جیل خانہ میں بھجوا دیا۔ مگر جب مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ تو اس نے رپورٹ کو غلط پا کر پھر اسی گاؤں میں بھیج دیا۔ مگر اس سارجنٹ کا سلوک بدستور ناقابل برداشت رہا۔ میں نے اطالوی حکومت کے پاس شکایت لکھی۔ تو ایک سرکاری نمائندہ اور سوس قنصل کا ایک انسپکٹر تحقیقات کے لئے آئے۔ اور میری شکایت کو درست پا کر سرکاری نمائندہ نے اپنی حکومت کی طرف سے مجھ سے معافی مانگی۔ اور اس سارجنٹ کا تنزل کر کے وہاں سے تبدیل کر دیا۔

اطالوی دیہاتیوں کو تبلیغ

اس گاؤں میں میرا قیام گیارہ ماہ تک رہا۔ تمام لوگ مجھ سے محبت کرتے اور میرے اخلاق کے مداح تھے۔ میں باتوں باتوں میں ان لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچاتا رہا۔ بلکہ اردگرد کے دیہات سے آنے والے لوگوں سے بھی بات چیت ہوتی رہتی۔ اردگرد کے سات بڑے بڑے دیہات بھی مجھے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے ہر جگہ پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور ہر جگہ لوگوں نے میرے خیالات کو سنکر ان کی تعریف کی۔

ایک کیمپ ڈائرکٹر کی فرعونیت

گیارہ ماہ کے بعد یہاں سے ایک اور کیمپ میں تبدیل کر دیا گیا۔ وہاں پہنچکر نماز اور کھانے وغیرہ کے متعلق پھر مشکلات پیش آئیں میں نے حکومت اٹلی کے پاس کئی ایک درخواستیں بھیجیں۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ گو حکومت نے کیمپ ڈائرکٹر کو ہدایت بھی کی۔ کہ میرے لئے سہولتیں بہم پہنچائے۔ مگر چونکہ وہ بغیر رشوت لئے کسی کا کام نہ کرتا تھا۔ اس لئے مجھے کوئی آرام نہ مل سکا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس نے ایک انگریزی رعایا قیدی کو زدوکوب کیا۔ اور میں نے اس کی دھمکیوں کے باوجود سچی گواہی دے دی۔ جو اس کے خلاف تھی۔ اس پر وہ اور بھی بگڑ گیا۔ اور مجھے اٹلی کے مشہور شہر فلورنس کے پاس ایک کیمپ میں بھجوا دیا۔ جہاں وہ قیدی بھیجے جاتے تھے۔ جن کو سزا دینا مقصود ہوتا۔ وہاں کچھ عرصہ رہا۔

اتحادی افواج اٹلی میں

دس جولائی ۱۹۴۳ء کو اتحادی افواج سسلی پر اتریں۔ اور اسی روز مجھے ایک اور کیمپ میں تبدیل کر دیا۔ جس کا نام بانگنو آریپلو ہے۔ برادر محمود احمد صاحب جو بسلسلہ فوجی خدمت اٹلی میں تھے۔ کئی شہروں میں تلاش کرتے کرتے یہیں آکر مجھ سے ملے اور دیگر احمدی احباب سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور انہوں نے ہر طرح میری مدد کی۔

اس کیمپ میں بھی طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اور جوں جوں اتحادی افواج آگے بڑھتی تھیں۔ اطالوی حکام ہم پر اور زیادہ سختیاں کرتے۔ قیدیوں کی ایک کثیر تعداد کو ایسی تنگ جگہ میں رکھا گیا تھا۔ کہ چلنے پھرنے میں بھی سخت دقت ہوتی۔ عام لوگوں کو ہمارے ساتھ بات چیت تک کرنے کی ممانعت تھی۔ کھانا ایسا ناقص ملتا کہ اگر ریڈ کراس کی طرف سے امداد نہ ملتی رہتی۔ تو شاید تمام قیدی مختلف امراض کا شکار ہو کر مر جاتے

خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ

یہاں سول قیدیوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے قیدیوں کے ووٹوں اور سوس قنصل کی منظوری سے مجھے کیمپ لیڈر چنا گیا۔ اور قیدیوں کے لئے جو سٹور یہاں تھا۔ وہ بھی اور قیدیوں کی مملوکہ تمام اشیاء بھی جو پہلے اطالوی حکام کے قبضہ میں تھیں۔ میری تحویل میں آگئیں۔ اسی زمانہ میں اٹلی نے اتحادیوں سے صلح کا اعلان کر دیا تھا۔ اور ہمارا کیمپ بھی کھول دیا گیا۔ مگر ہم لوگ کسی اور ملک میں نہ پہنچ سکتے تھے۔ چند ہی روز کے بعد جرمن حکام تمام ملک پر چھا گئے۔ اور انہوں نے یہ کیمپ پھر قائم کر دیا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ سخت پابندیاں عاید کر دیں۔ اور اردگرد سے اور بھی بہت سے لوگ یہاں لا کر بھر دیئے۔ اور ان تمام کے لئے ڈاکٹر ایک بھی نہ تھا۔ ریڈ کراس کی مہیا کردہ ادویہ سے میں ہی اپنے ساتھیوں کی جس قدر بھی خدمت کر سکتا کرتا۔ ان ایام میں یہ بھی اطلاع ملی۔ کہ بعض اتحادی قیدی جنہوں نے بھاگ کر دوسرے ممالک میں پہنچنے کی کوشش کی تھی۔ اور اس سلسلہ میں ناکام رہے۔ اب جنگلوں میں مارے مارے

بھرتے ہیں - اور مدد کے محتاج ہیں - میں نے جس قدر ممکن تھا - ان کے لئے ضروریات مہیا کیں - اور ایک دن موقعہ پاکر خود بھی جاکر ۱۸ جرنیلوں، ۱۰ کپتان، ایک سابق وزیر اور ۲۳ سپاہیوں سے ملا - اور جس قدر سامان ان کے لئے دے جا سکتا تھا - ساتھ لے گیا - بعض انگریز ہوا بازوں کو بھی میں نے امداد دی - جن کا خفیہ پیغام مجھ تک پہنچا تھا۔

جرمنوں کی لوٹ اور ظلم و ستم

ستمبر ۱۹۴۳ء سے جولائی ۱۹۴۴ء تک ریڈ کراس کی طرف سے ہم لوگوں کے لئے جو بھی پارسل جاتا - جرمن اسے لوٹ لیتے - اور ان کی اطلاع تک بھی ہمیں نہ پہنچائی جاتی - خط و کتابت بھی بند رہی - اور یہ ایک سال کا عرصہ سخت تکالیف اور مشکلات میں گذرا - خوراک سخت ناقص ملتی تھی - فروری ۱۹۴۴ء میں جرمنوں نے اس کیمپ سے تمام یہودی قیدیوں کو نکال کر ایسے مقام پر پہنچا دیا - جہاں سے وہ انہیں بآسانی جرمنی میں پہنچا سکتے تھے۔ اور معلوم ہوا - کہ وہ اچانک سب قیدیوں کو اس طرح لے جائیں گے۔

اطالوی قوم پرستوں کا چھاپہ

میں نے اطالوی قوم پرستوں کو اطلاع دی - کہ وہ مسلح ہو کر آئیں - اور قیدیوں کو آزاد کراکے لے جائیں - چنانچہ ۸ جولائی ۱۹۴۴ء کو رات کے ۱۲½ بجے ایک بہت بڑی لاری آئی - جس میں تین درجن مسلح اطالوی تھے - لاری ڈرائیور جرمن زبان جانتا تھا - پہلے تو فاشسٹ سپاہیوں نے خیال کیا - کہ جرمن سپاہی قیدیوں کو لے جانے کے لئے آئے ہیں - مگر حملہ آوروں نے جلد انہیں غیر مسلح کر دیا - ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے - اور کہا - کہ تمام قیدی چلے جائیں - اور شہر میں چھپ جائیں - سب لوگ چلے گئے - مگر میں سامان اور ادویات وغیرہ کی حفاظت کے لئے اس خطرناک مقام پر ٹھیرا رہا - اور یہ تمام سامان فلانس کے شہر میں بھجوا دیا - اور خود چار پانچ روز بعد فارغ ہو کر شہر میں گیا - اور ایک مکان میں چھپ گیا - جس کا پہلے سے انتظام کر لیا گیا تھا - بعد میں معلوم ہوا - کہ چند ہی منٹ بعد جرمن بھی کیمپ میں پہنچے - مگر ہمیں خدا نے بچا لیا۔

قید کے مصائب سے نجات

۱۹ جولائی ۱۹۴۴ء سے ۱۳ اگست تک چھ ماہ کر سخت "تکلیف میں وقت گذارا - شہر میں جرمن فوج اور جرمن ٹینک ہر وقت پھرتے رہتے تھے - اور خطرہ تھا - کہ وہ مکانات کی تلاشی بھی لیں گے - مگر خدا نے فضل کیا - اور ۱۳ اگست ۱۹۴۴ء کو اتحادی افواج فلانس کے اس حصہ پر قابض ہو گئیں - جہاں ہم لوگ چھپے ہوئے تھے - اور کچھ عرصہ بعد اتحادی حکام نے مجھے ہندوستانیوں کی ملٹری کلب میں جگہ دے دی - اور سر دست میں وہیں کام کر رہا ہوں۔

مکرم ملک صاحب کی شادی

یہاں اس امر کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہے - کہ فروری ۱۹۴۴ء میں جبکہ ملک صاحب اریلیو لی کے کیمپ میں تھے انکی تبلیغ سے ایک انگریز خاندان کی خاتون نے اسلام قبول کیا - اور ملک صاحب نے اپریل ۱۹۴۴ء میں اس کے والدین کی وساطت سے اسکے ساتھ شادی کر لی - اس خاتون کے والد اور دیگر اعزہ کے ذریعہ بھی نظربندی کی حالت میں انہیں امداد ملتی رہی - یہ ہے نہایت ہی دردناک داستان ان تکالیف اور مصائب کی - جو اس مجاہد نے اسقدر لمبا عرصہ راہ دین میں برداشت کیں - احباب دعا کریں - کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید تکالیف سے محفوظ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے - ابھی ہمارے اور بہت سے بھائی دشمن کی قید میں ہیں - ان کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے - آمین۔

"وہ دل کا حلیم ہوگا"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو عظیم الشان پیشگوئی مصلح الموعود کے متعلق نازل ہوئی - وہ حرف بحرف حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں پوری ہو چکی ہے - الحمد للہ۔

دراصل جو الہامی الفاظ اس پیشگوئی کے ہیں وہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے - بہت سی عظیم الشان غیب کی خبروں اور عظیم الشان واقعات پر مبنی ہیں - اور یہ فقرہ کہ "وہ دل کا حلیم ہوگا" بھی حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ خلافت کے عظیم الشان واقعات کو ظاہر کر رہا ہے - اور ساتھ ہی حضرت المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ خصائل پر روشنی ڈال رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں - کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسرائیلی انبیاء میں سب سے زیادہ حلیم اور بردبار تھے - کیونکہ ان کی قوم نے بار بار غلطیاں کیں - اور پھر بار بار موسیٰ علیہ السلام نے درگذر سے کام لیا - اور پھر اسی مفہوم کا الہام خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی نازل ہوا - کہ انت فیھم بمنزلۃ موسیٰ سو اسی طرح خدائے رحیم نے پہلے الفاظ میں جو جامع ہیں خبر دی ہے - کہ "وہ تیرا مثیل ہوگا" اور اس کی تشریح کا کچھ حصہ بھی "وہ دل کا حلیم ہوگا" میں کر دیا۔

جب سے حضرت المصلح الموعود سریر آرائے خلافت ہوئے ہیں - اس وقت سے یہ الہام کہ "وہ دل کا حلیم ہوگا" نہایت آب و تاب سے پورا ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ظاہر کر رہا ہے۔

ابھی حضرت سیدنا تخت خلافت پر متمکن بھی نہ ہوئے تھے - کہ ایک عنصر جماعت میں یزیدانہ صفات کا جلوہ گر ہو رہا تھا - اور پھر جب خدائے کریم نے حضرت مصلح موعود کو یہ جامہ پہنایا - تو اس فتنہ کا انسداد بھی ہوا - اور اس فتنہ نے خود گواہی دی - کہ "وہ دل کا حلیم" آ پہنچا - اور پھر بعد میں آنے والے واقعات نے تاباں مہر کی طرح ہمارے سید کے سچا ہونے پر اور بالخصوص "وہ دل کا حلیم ہوگا" پر ببانگ دہل گواہی دی - وہ احباب جو اس وقت موجود تھے - وہ جانتے ہیں - کہ کس طرح مخالف عنصر کی طرف سے یزیدانہ خصلتیں ظاہر ہوئیں - اور کس طرح ہمارے پیارے آقا نے "وہ دل کا حلیم ہوگا" پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ اس کے بعد اور بعض ایسے واقعات ہوئے اور فتنے اٹھے - مثلاً مستریوں کا فتنہ جو اندر ہی سے اٹھتے رہے - اور جس پر حضرت مصلح الموعود نے کمال بردباری سے کام لیا - اور در حقیقت یہ بردباری اور تحمل حضرت مصلح موعود ہی کا کام تھا۔

تو تقریباً یہ سارے فتنے اسی بنیادی صفت یعنی یزیدی صفت بد خصلت کے مظہر تھے - اور سب کا اصل مقصود حضرت مصلح الموعود کی ذات بابرکات تھی - اور یہ لوگ جانتے تھے - کہ کسی طرح حضرت مصلح الموعود کی ذات بابرکات کو اپنے منہ کی پھونکوں سے گرا دیں - پر وہ یہ جانتے نہ تھے - کہ وہ حضرت محمود سے نہیں بلکہ اس ہستی سے جنگ میں مشغول ہیں - جس نے اپنے مسیح پر یہ الفاظ نازل فرمائے تھے - کہ "وہ دل کا حلیم ہوگا" اور خود اس ہستی کو خدائے عزوجل نے فرمایا تھا - کہ "میں تیرے تابعین کو قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رکھوں گا" کون ہے - جو خدا کے راستبازوں سے لڑے - اور پھر کامیابی و فلاح کی جھلک ہی کو دیکھ لے - الحمد للہ - واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - (خاکسار عبد القیوم)

موصیوں کے متعلق نہایت ضروری اعلان

مجھے ایک دو آدمیوں کی تحریروں سے معلوم ہوا ہے - کہ وہ مشاورت ۱۹۳۵ء کے فیصلہ کے بعد اپنی آمد کی وصیت کرنا ابھی تک ضروری خیال نہیں کرتے - اور اس کو الوصیت کے خلاف سمجھتے ہیں - حالانکہ جس فارم پر انہوں نے وصیت لکھی ہے - اس میں ایک اقرار یہ بھی ہے - کہ "رسالہ الوصیت کے جس قدر ہدایات یا احکام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے متعلق بہشتی مقبرہ جاری ہوں گے - ان ہدایات اور احکام کا جہاں تک میری وصیت کا تعلق ہے - میں اور میرے ورثاء پابند ہونگے"۔

ایسے لوگ اپنی آمد کو بھی پوری طرح ظاہر نہیں کرتے رہتے - جس سے دفتر ہذا ان کے خلاف کوئی کارروائی کر سکتا - یہ خیال کرنا کہ میں مجلس مشاورت کے فیصلہ کا اپنے آپ کو پابند نہیں سمجھتا - کمزوری ایمان کی علامت ہے - ایسے احباب کو جلد از جلد کھلے طور پر اپنے آپ کو ظاہر کر دینا چاہیئے - تاکہ ان کی وصایا کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے - مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے فیصلہ فرمایا ہے - "جن موصیوں نے جائیداد کی وصیت کی ہے - ان کی اس جائیداد کی آمدنی کے علاوہ باقی ہر قسم کی دوسری آمدنیوں پر ان کو حصہ آمد ضرور ادا کرنا چاہیئے" سوائے حسب ذیل مستثنیات کے - گورنمنٹ ٹیکس - لوکل ریٹ - کیمپ الاؤنس - علیحدگی الاؤنس - الاؤنس لکڑی و کوئلہ وغیرہ و سفر خرچ نیز وہ اخراجات جو آمد کے حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں - زمینداره خرچ سے بیج کا خرچ آمد سے منہا نہیں ہوگا۔

پس یہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فیصلہ ہے - فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ویسلموا تسلیما - کے ماتحت جو شخص اس فیصلہ کو نہیں مانتا - اس کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے - اور بہت جلد اپنے فیصلہ سے صیغہ ہذا کو اطلاع دے تاکہ اس کی وصیت کا فیصلہ کر دیا جائے - (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۸۱۲۲ منکہ بیگم بی بی بیوہ شہاب دین صاحب قوم گمہار عمرہ ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے یعنی دو صد روپیہ مہر ہے اور ہس چاندی ۲۸ تولے بندے چاندی دس تولہ۔ اس کے سوا کوئی جائیداد نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بقلم محمد یوسف دارالبرکات الامۃ بیگم بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد شفیع پسر حقیقی گواہ شد۔ علی محمد انسپکٹر وصایا موصی و اصحابی۔

۸۱۲۴ منکہ بیگم بی بی بیوہ سردار خان صاحب مرحوم قوم مانگٹ عمرہ ۶۰ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے نقد ۲۰۱/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ بیگم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ محمد اسلم بھتیجا موصیہ۔ گواہ شد۔ علی محمد موصی اصحابی انسپکٹر وصایا

۸۱۱۹ منکہ آمنہ بیگم زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم گمہار عمرہ ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اڑھائی مرلہ زمین سفید۔ جو مجھے خاوند سے مہر میں ملی ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ زمین کی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ:۔ آمنہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ محمد یوسف سکرٹری وصایا دارالبرکات

۸۱۳۱ منکہ حاکم بی بی زوجہ عبد اللطیف قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ مہر ہے اور دو عدد بند چاندی کے۔ دو چوڑیاں چاندی کی جن کا وزن ۶ تولہ اندازاً ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی نیز میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد حاکم بی بی۔ گواہ شد:۔ لال دین موصی۔ گواہ شد:۔ عبد اللطیف پسر موصیہ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۸۰۷۸ منکہ جنت بی بی بیوہ چودھری نواب خانصاحب قوم راجپوت عمر قریباً ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن لنگیری P.O خاص ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ اس وقت میرے مرحوم خاوند کی غیر منقولہ جائیداد قیمتی مبلغ ۴۷۲۵/- روپے ہے۔ جس کی تفصیل میرے لڑکے موصی ۷۳۲۲ کی وصیت میں درج ہے۔ جو کہ اخبار الفضل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۴۴ء میں شائع ہو چکی ہے میں اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں۔ جو کہ مبلغ ۵۹۰/۱۰/- ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد نہیں (زیور یا مہر وغیرہ نہیں ہے) لہذا میں اپنی اس موجودہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ مبلغ ۵۹/۱/- بنتا ہے۔ میں یہ رقم انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ اگر میں ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے ورثاء اس رقم کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ نیز اگر بوقت وفات اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

العبد:۔ نشان انگوٹھا جنت بی بی۔ گواہ شد غلام قادر پسر موصیہ گواہ شد:۔ نظام الدین پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لنگیری۔ کاتب الحروف فضل الدین احمدی بنگوی سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بنگہ،

۸۰۳۵ منکہ حفیظہ بیگم زوجہ چودھری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ ڈار عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا P.O بھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں حسب ذیل جائیداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں (۱) میرا حق مہر جو کہ مبلغ ۵۰۰/- روپے ملبغہ خاوند واجب الادا ہے۔ (۲) زیور کنٹھہ طلائی ۵ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی ایک تولہ۔ چوڑیاں نقرئی ۸ تولہ۔ کل قیمت مبلغ ۲۴۰/- روپے ہے (۳) اراضی گروی بقیمت ۹۵/- روپے کی میرے حصہ میں ہے۔ میری کل جائیداد موجودہ کی قیمت ۸۳۵/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس اب کوئی جائیداد نہیں۔ اگر مجھے میرے والد صاحب چودھری مہتاب الدین صاحب مرحوم کی جائیداد میں سے کوئی حصہ ملے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردوں گی۔ اور بوقت وفات اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ حفیظہ بیگم ساکن مانگا۔ گواہ شد:۔ عبد الکریم سکرٹری جماعت احمدیہ مانگا گواہ شد:۔ غلام رسول پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگا گواہ شد:۔ محمد ابراہیم حوالدار کلرک ضلع سیالکوٹ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۷۶۵۸ منکہ حافظ نور الٰہی ولد حافظ محمد عارف صاحب قوم گوندل راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۲۳ء ساکن کوٹ مومن ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کل جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے:۔

واقعہ کوٹ مومن ۲۰ بیگھے زمین زرعی

" دیوال ضلع شاہ پور ۶ " " " "

" چنیوٹ " ۱۶/۲ " " "

یہ ساری جائیداد جدی ہے۔ اس جائیداد میں سے میرے بڑے بھائی صاحب شیر محمد صاحب جو غیر احمدی ہیں تیسرے حصہ پر قابض ہیں اور بقیہ تیسرے حصہ پر میری والدہ مکرمہ قابض ہیں۔ اور بقیہ تیسرے حصہ میں سے جو میرے قبضہ میں ہے میں نے اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو شرعی حق کے طور پر پانچواں حصہ دیا ہوا ہے۔ اس طرح سے میرے حصہ کی زمین تقریباً گیارہ بیگھے بنتی ہے جس کی اوسط قیمت متوسط حالات میں ۱۱۰۰/- روپے ہے مگر موجودہ قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس رقبہ کی قیمت تقریباً ۲۸۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک سکنی مکان واقع کوٹ مومن کے میرے حصہ کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ ۱۳ مرلہ سکنی زمین موضع چنیوٹ میں ہے اگرچہ کچھ لوگوں کی زیادتی کی وجہ سے وہ زیر تنازعہ ہے مگر بصورت ہمارے قبضہ ہو جانے کے اسکے میرے حصہ کی قیمت تقریباً دو صد روپیہ ہے پس اس تمام مذکورہ بالا جائیداد کے جس کی مجموعی حیثیت ۴۰۰۰/- روپے ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کے نام ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو سکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری تنخواہ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد:۔ نور الٰہی ہیڈ کلرک بہاول نگر ڈویژن بہاولپور۔ گواہ شد۔ محمد عباس فاروقی بہاولپور گواہ شد۔ شیخ اقبال دین مولوی فاضل بہاول نگر

۷۶۴۴ منکہ محمد امین صاحب ولد شیخ محمد الدین صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ٹھیکیداری عمر اندازاً ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن امین آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد تخمیناً ۷۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری آمد میں کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ میری وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائیداد ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور ترکہ ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کے میرے وارث ذمہ دار ہوں گے۔ اور کسی قسم کا لیت ولعل نہیں کر سکیں گے۔ العبد:۔ محمد امین شیخ ٹھیکیدار امین آباد۔ گواہ شد:۔ چودھری محمد نذیر خان سکرٹری مال جماعت احمدیہ امین آباد۔ گواہ شد مبارک احمد خان امین آبادی۔ امین آباد۔

۸۱۲۶ منکہ تابیاں بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب ٹوڈن قوم بھٹی راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء دارالرحمت قادیان آج بتاریخ ۱/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ سو روپیہ مہر۔ دو چاندی کی چوڑیاں ۴ تولے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ تابیاں بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ پھر انکو راہ راست پر لانے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے۔ اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان کو دوبالا کرتا ہوں" مگر اسلام کے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کیلئے تھے۔ اس لئے جب وہ وقت آیا۔ تو خدا تعالیٰ دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو کہ اب بھی اس کی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں مگر تا قیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے اس طرح اس صدی میں اسلام میں **حضرت مرزا غلام احمد کا ظہور** ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں **ورنہ یاد رکھو** مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں۔ اس کی پرسش ہوگی۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے

خاکسار:۔ **عبداللہ دین سکندرآبادی** (دکن)

ٹائپسٹوں اور سٹینوگرافروں کے لئے موقعہ

دہلی کے ایک محکمہ میں دو ٹائپسٹ کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ جن کی رفتار کم از کم ۲۵ لفظ فی منٹ ہو۔ تنخواہ -/۶۰ روپے ماہوار علاوہ -/۱۴/۸ روپے مہنگائی الاؤنس ہوگی۔ اس کے علاوہ ڈیوٹی کے مقام سے پانچ میل سے زیادہ دور جانے کی صورت میں -/۱/۵ روپے ماہوار الاؤنس بھی دیا جائیگا اسی طرح اسی محکمہ میں چند گوڈاؤن کیپروں کی ضرورت ہے جن کی تنخواہ بھی مندرجہ بالا ہوگی۔ علاوہ ازیں آگرہ اور دہلی کے ایک محکمہ میں دو سٹینوگرافروں کی ضرورت ہے۔ جن کی شارٹ ہینڈ کی رفتار کم از کم ۸۰ سے ۱۰۰ حروف تک فی منٹ ہو اور ٹائپ کی رفتار کم از کم ۳۰ سے ۴۵ تک فی منٹ ہو۔ تنخواہ -/۱۱۰ روپے ماہوار علاوہ -/-/۱۴ روپے مہنگائی الاؤنس ہوگی۔ ڈیوٹی کے مقام سے پانچ میل سے دور جانے کی صورت میں -/-/۵ روپے مزید الاؤنس دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ مقامی جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ ملازمتیں عارضی ہیں +

(ناظر امور عامہ)

بواسیر

حقسم خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کیلئے بفضلہ تعالیٰ سو فی صدی مفید کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ **قیمت دو روپے نو آنے**

دردگردہ۔ علاج گردہ:۔ گردہ اور مثانہ میں درد پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا یا مثانہ میں پیپ۔ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت پانچ روپے پتھری ۱۰ ستون گردہ۔ مثانہ میں پتھری خواہ کسی حصہ جسم میں ہو ٹوٹ کر بلا تکلیف خارج کرتی ہے۔ قیمت تین روپے ۱۲ آنے۔ ملنے کا پتہ دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

فیروزپور ڈویژن نارتھ ویسٹرن ریلوے میں مندرجہ ذیل عارضی اسامیوں کے لئے ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک مجوزہ فارم پر (جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتا ہے) کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں:۔

اسامی کی نوعیت	عارضی اسامیاں
(۱) آفس کلرکس ڈویژنل آفس	۲۹ + ۳۰ فہرست انتظاریہ۔ ان میں سے ۴۵ اسامیاں مسلمانوں کے لئے۔ ۴ سکھوں، پارسیوں، ہندوستانی عیسائیوں اور ایک اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپین کے لئے مخصوص ہیں۔
(۲) لائن کلرک (سنیر یارڈ) ٹیلی آفس اور راشننگ سیکشن کیلئے	۲۰ + ۵ فہرست انتظاریہ۔ ان میں سے ۷۵ مسلمانوں اور ۶ سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

درخواستوں میں واضح طور پر لکھا جاوے جس اسامی کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔

تنخواہ:۔ ۴۰ روپے ماہوار (دوران جنگ میں) ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ روپے کے گریڈ میں ہوگی۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور قواعد کے مطابق دیگر الاؤنس بھی دیئے جائیں گے۔ مزید برآں سستے نرخوں پر اجناس خریدنے کی رعایت بھی حاصل ہوگی۔

قابلیت:۔ میٹریکولیشن (سکینڈ ڈویژن) اگر نتیجہ کا اعلان ڈویژن وار ہو یا جونیئر کیمبرج۔ ۱۸ سال کی کم عمر امیدواروں اور ایسے امیدواروں کی درخواستوں پر بھی کمیشن غور کر سکتا ہے۔ جنہوں نے تھرڈ ڈویژن میں میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا ہوگا۔

عمر:۔ تمام امیدواروں کے لئے عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹ امیدواروں کے لئے عمر ۳۰ سال تک ۲ مئی ۱۹۴۵ء تک ہونی چاہیئے۔

مکمل کوائف معلوم کرنے کے لئے اپنے پتہ کا ٹکٹ زدہ لفافہ کمیشن کے سکرٹری کے نام ارسال کریں۔

کپڑے کی تقسیم کی نئی سکیم

کپڑے کی تقسیم کی ایک نئی اسکیم نافذ کی جا رہی ہے جس کے مطابق کارخانوں سے لے کر اضلاع و مضافات کے دوکانداروں تک جملہ مدارج میں کپڑے کی تقسیم پر نگرانی رکھی جاسکے گی اس نئی سکیم کے تحت کارخانے صرف مقررہ سنڈیکیٹوں یا تاجروں کی شرکہ جمعیتوں کو کپڑا دے سکیں گے۔ اور یہ سنڈیکیٹ صرف ان بیوپاریوں کے ہاتھ مال فروخت کر سکیں گے جنہیں صوبے یا ریاست کی حکومت نامزد کریگی۔ ان نامزد شدہ بیوپاریوں میں سے ہر ایک کا تعلق مضافات کے کچھ دوکانداروں کے ساتھ ہوگا۔ جنکو یہ صرف صوبے یا ریاست کی حکومت کے مقرر کئے ہوئے حصہ رسد کے مطابق مال دے سکیں گے۔ ہر فروخت کے لئے متعلقہ حکومت کا علیحدہ اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہوگا جس پر ٹیکسٹائل کمشنر کی تصدیق ہوگی + کارخانہ اور سنڈیکیٹ اپنی اپنی بکری کی تفصیلات مقررہ وقفوں کے بعد ٹیکسٹائل کمشنر کو بھیجتے رہیں گے +

CONTROL

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا۔

AAA 1598

روح نشاط

یہ مفید دوا جس قدر تیار ہوئی تھی سب ختم ہو چکی ہے احباب مجلس مشاورت تک اس کا انتظار فرمائیں۔ اس سے قبل اس کا ملنا مشکل ہے۔ مجلس کے ایام میں انشاء اللہ تیار ملے گی +

خان عبدالعزیز خاں حکیم حاذق مالک و منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

معجون عنبری

دماغی کمزوری کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی باہ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اگر شل تخیلات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی اسپرول خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ آپ ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دینے کی نہایت درجہ مقوی ہے فی شیشی عہ

پتہ مولوی حکیم ثابت علی (منیجر بان) محمود نگر لکھنؤ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن۔ ۱۹ مارچ بھاری امریکن بمباروں نے جاپان خاص کے شہر نگویا پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس حملہ میں تین سو بمباروں نے حصہ لیا۔ پچھلے ہفتہ بھی اس شہر پر حملہ کیا گیا تھا۔ اور دو ہزار ٹن آتش افروز بم برسائے گئے تھے۔ اس شہر میں بہت سے کارخانے ہیں۔ ایک بہت بڑا طیارہ ساز کارخانہ بھی ہے۔ کل جاپان کے جنوبی سرے کے جزیرہ کیوا ایشو پر جو حملہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق جاپانیوں کا بیان ہے۔ کہ اس میں چودہ سو بمباروں نے حصہ لیا۔ اور اس جزیرہ پر آٹھ گھنٹہ مسلسل بمباری کی۔ امریکن جنگی جہازوں نے جاپان کے سمندر میں گشت لگاتے ہوئے کور ئلینیر کے جزائر پر گولہ باری کی کہا جاتا ہے۔ کہ جاپان میں پرائمری سکولوں کے سوا تمام سکول اور یونیورسٹیاں یکم اپریل سے بند کر دی گئی ہیں۔ غالباً طالب علموں سے جنگی خدمات لی جائینگی۔

جنوبی لوزان میں جنرل میکارتھر کی فوجیں ٹلاگا کے علاقہ میں اتر گئیں۔ دشمن نے یہاں کوئی مقابلہ نہ کیا۔ اور اب یہ فوجیں ایڈی پولو کے شہر سے صرف پانچ میل ہیں۔

کلکتہ۔ ۱۹ مارچ چینی فوج نے لاشیو سے ۵۴ میل جنوب مغربی کی طرف سیپاؤ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بہت سے رستوں کا ضروری مرکز ہے۔ جاپانیوں نے بڑے زور کا جوابی حملہ کیا۔ مگر بے سود مانڈلے کے آس پاس اور خاص شہر کے اندر دشمن کی فوج کو پوری طرح گھیر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ گذشتہ شب برلین پر اتحادی ہوائی جہازوں کے مسلسل حملوں کی ۲۷ ویں رات تھی۔ کل دن کے وقت بھی برلین پر حملہ کیا گیا۔ اس میں تیرہ سو بمباروں نے جن کے ساتھ سات سو فائٹر بھی تھے۔ حصہ لیا۔ اور ایک گھنٹہ تک اسلحہ ساز کارخانوں اور بہت سے فوجی ٹھکانوں پر تین ہزار ٹن بم برسائے مغربی محاذ پر رھیگن کے مورچہ کو ۱۵ میل لمبا اور ۸ میل چوڑا کر لیا گیا ہے۔ موزیل کے علاقہ میں اسی ہزار جرمن فوج گھر گئی ہے۔ تیسری امریکن فوج نے چھ جرمن شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور چودہ شہروں میں دشمن کا بالکل صفایا کر دیا۔

روسیوں نے بحیرہ بالٹک کی بندرگاہ کونبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ سٹیٹن کے شمال مشرق میں ہے۔ ڈنزگ میں بڑے زور کی آگ بھڑک رہی ہے۔ جرمن یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں بھاگتے جا رہے ہیں

دہلی ۱۹ مارچ سنٹرل اسمبلی میں ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ احمد نگر سے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی تبدیلی کے بارہ میں مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ممبروں نے تبدیلی کے بارہ میں خود کوئی درخواست نہیں کی تھی۔

چنگنگ ۱۹ مارچ جاپانی اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حال میں ٹوکیو پر بار بار جو ہوائی حملے ہوئے۔ ان کے نتیجہ میں ایک جاپانی وزیر اور جاپانی پارلیمنٹ کے چودہ ممبر ہلاک ہو گئے۔ آتش افروز بموں سے ان کی لاشیں بھی جل گئیں۔

لنڈن ۱۹ مارچ پندرہ روز کے بعد کل پھر کچھ جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان پر حملہ کیا۔ کچھ ہوائی جہازوں نے شمالی انگلستان پر بھی حملہ کیا۔ گذشتہ تین سال میں شمالی انگلستان پر بہت کم حملے ہوئے ہیں۔

دہلی ۱۹ مارچ۔ ایک اعلیٰ ریلوے آفیسر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ۱۹۴۴ء میں مختلف ریلوں نے ۱۱۲۰۰۰ ٹن ملٹری کا سامان ایک سے دوسری جگہ پہنچایا۔ بڑی بڑی ریلیں ہر ماہ ۵½ لاکھ مسافروں کو ایک سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔

دہلی ۱۹ مارچ سنٹرل اسمبلی میں لاء ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۲ء تک ہندوستان نے لیگ آف نیشنز کو ۲۳ لاکھ روپیہ ادا کیا۔

کلکتہ ۱۹ مارچ ماندلے میں جاپانیوں کے نکلنے کے تمام راستے مسدود کر دیئے گئے ہیں۔ شہر کے اندر ان کی حالت سخت خراب ہو گئی ہے۔ اب برطانی ٹینک بھی شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مارچ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن ہٹلر کی تصویروں نازی پروپیگنڈا کی کتابوں اور ضروری دستاویزوں کو جلا رہے ہیں۔ جب جرمن شہروں میں روسی داخل ہوتے ہیں۔ تو جرمن انہیں سلام کرتے ہیں۔ امریکن حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ جرمنی چالیس روز کے اندر اندر ہتھیار ڈال دیگا۔ اور کہ ایک سرکردہ جرمن جرنیل جرمنی کی طرف سے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دینے کی پیشکش لے کر آئیگا۔ ہٹلر کے خلاف انتہائی نفرت کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور حال میں اسے قتل کرنے کی ایک اور سازش پکڑی گئی ہے۔

لاہور ۱۹ مارچ کل لاہور اور امرتسر کی ہندو عورتوں نے قریباً دس ہزار کی تعداد میں میوزیم ہال کے سامنے جمع ہو کر ہندو کوڈ بل کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ حتیٰ کہ راؤ کمیٹی کے لئے کام کرنا مشکل ہو گیا۔ عورتوں نے میوزیم ہال کے شیشے۔ بنچ اور کرسیاں توڑ دیں۔ اور جو عورتیں اس بل کی تائید میں شہادت دینے آئی تھیں۔ ان پر ٹوٹ پڑیں۔ انہوں نے ایک کمرے میں دروازے بند کر کے اپنی جان بچائی۔ کمیٹی کے صدر نے اعلان کیا۔ کہ ہم یہی سفارش کرینگے۔ کہ یہ بل پیش نہ ہو۔ کیونکہ ہر جگہ اس کی مخالفت ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ماسکو اور بلغاریہ سے جاپانی سفیر اور نو دیگر افسر واپس بلائے گئے ہیں۔ اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔

لنڈن ۱۹ مارچ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل جو اتحادی ہوائی جہاز جرمنی پر حملہ کرنے کے لئے آئے ان کی قطار ۶۵ میل لمبی تھی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حملہ کتنا خوفناک تھا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ جرمن گورنمنٹ نے اہل ملک کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اتحادی مشرق اور مغرب دونو طرف سے جرمنی پر بہت بڑا حملہ بولنے والے ہیں۔ اور یہ حملہ جنگ کا فیصلہ کر دیگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ عنقریب جرمنی کی طرف سے بڑا جوابی حملہ شروع ہونے والا ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ جاپانیوں نے خبر دی ہے کہ آج پھر اتحادی بمباروں نے جاپان کے آخری جنوبی جزائر کیوا ایشو اور شکوکو پر حملے کئے۔ ہانشو پر بھی حملہ ہوا۔ جو جاپان کا ایک اہم صنعتی شہر ہے۔ اتحادی ذرائع سے اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۱۹ مارچ شمالی مشرقی برما میں سیپاؤ کے شمال۔ شمال مشرق اور شمال مغرب میں برابر لڑائی ہو رہی ہے۔ یہاں جاپانی بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ لاشیو سے ۱۶ میل دور پہلی چینی فوج کا بھی دشمن ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہے۔ مائیکلا کے علاقہ میں برطانوی ٹینک دور دور تک حملے کر رہے ہیں۔ ایراودی کے ساتھ ساتھ تیل کے کنوؤں کی طرف اتحادی دستے تسلی بخش طور پر بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مارچ مغربی محاذ پر پہلی امریکن فوج رھیگن میں اپنے مورچہ سے مشرق کی طرف بڑھ رہی ہے۔ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ یہاں سے جنوب کی طرف تیسری امریکن فوج کے دستے برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ دریائے ناہے کے شمال کی طرف کئی شہروں سے دشمن کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ مورچہ کے شمالی سرے پر امریکن دستے ناتیمیگین سے بڑھتے ہوئے رائن کے جنوبی کنارے تک جا پہنچے ہیں۔ مشرقی محاذ پر کونگسبرگ کے علاقہ میں گھری ہوئی جرمن فوج کے گرد روسی گھیرا اور تنگ کیا جا رہا ہے۔ جوں جوں دشمن کو سمندر کی طرف دھکیلا جا رہا ہے چھوٹے چھوٹے جرمن دستے اپنی بڑی فوج سے کٹتے جاتے ہیں۔

دہلی ۱۹ مارچ آج پھر سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل پر بحث ہوئی۔ اس بل پر بحث کا یہ چوتھا روز ہے۔ کانگرسی ممبر پروفیسر رنگا نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت کو چاہیئے شہروں کی طرح دیہات میں بھی راشن سسٹم جاری کر دے اور ہر قسم کے اناج کے کم سے کم بھاؤ مقرر کر دے۔

واشنگٹن ۱۹ مارچ۔ صدر روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میں نہیں جانتا۔ کہ اٹلی سے عارضی صلح کی شرائط کو شائع کیوں نہیں کیا گیا۔

جموں ۱۹ مارچ۔ ریاست کی ہائیکورٹ نے تمام ماتحت عدالتوں کو حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ فیصلے اردو کے بجائے انگریزی میں لکھا کریں۔